

# اختلافات مرزا

بسم الله الرحمن الرحيم

(۱) قول مرزا: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ سوال

حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا۔  
(انزال لوہام حصہ دوم ص ۴۸، ۴۷، ۴۶، خزائن ص ۵۰۳ ج ۳)

تروید: اس تمام آیت کے اول آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کھمے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہراتا۔  
(نمبرالحق ص ۳۰، خزائن ص ۵۱ ج ۲)

(۲) قول مرزا: اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے

اول تو موجود ہے۔ جو خاص ماضی کے واسطے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ استقبال کا۔  
(انزال لوہام ص ۶۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۲۵)

تروید: جس شخص نے کافیہ یا ہدایت الخ پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ اس امر کا یقین الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ونفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ينسلون“ اور جیسا کہ فرمایا ہے ”واذ قال الله يا عيسى بن مريم انت قلت للناس اتخذوني وامی الهین من دون الله“ (ضمیمہ ابن احمدیہ حصہ ۵ ص ۶، خزائن ج ۵ ص ۲۱)

### (۳) قول مرزا: دوسرے یہ کہ آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا

ہے کہ حضرت عیسیٰ عیسیٰوں کے بچونے کی بابت لاعلمی ظاہر کریں گے۔ اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جبکہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں مجھے خبر نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔ (نصرۃ الحق ص ۴۰ خزائن ص ۵۱ ج ۲)

تردید: اور میرے پرستشفا ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہر ناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت کو مفسدہ پرداز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا۔ جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔

(آئینہ کالات اسلام ص ۲۵۴ خزائن ص ۵۴ ج ۵)

### (۴) قول مرزا: بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن

سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔ (نزول المسح ص ۵۷ خزائن ص ۴۳ ج ۱۸)

تردید: اور یہ بالکل غیر معقول اور یہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جن کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف بالا بلاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹ خزائن ص ۸۸ ج ۲۳)

### (۵) قول مرزا: اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا

قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی پایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔ (انزالہ الوہام ص ۳۰۷ حاشیہ خزائن ص ۵۶ ج ۳)

تردید: اور حضرت مسیح کی چڑیاں بلو جو دیہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی اور کہیں خدا تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔  
(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸، خزائن ص ۶۸ ج ۵)

(۶) قول مرزا: خدا تعالیٰ اپنی ہر ایک صفت میں واحدہ لاشریک ہے

اپنی صفات الوہیت میں کسی کو شریک نہیں کرتا، قرآن کریم کی آیات بینات میں اس قدر اس مضمون کی تائید پائی جاتی ہے جو کسی پر مخفی نہیں..... اور صاف فرماتا ہے کہ کوئی شخص موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں ہو سکتا ہے۔

(ازالہ لوہام ص ۳۱۳، ۳۱۴ حاشیہ، خزائن ص ۲۵۹، ۲۶۰ ج ۳)

تردید: ”انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون“ تو

(مرزا) جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۱۰۵، خزائن ص ۱۰۸ ج ۲۲، ۲۳، ۲۴، خزائن ص ۹۵، ۱۲۲ ج ۲۱)

”واعطیت صفة الافناء والاحیاء من الرب الفعال“ اور مجھ (مرزا)

قادیانی) کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا تعالیٰ کی

طرف سے مجھ کو ملی ہے۔  
(خطبہ الہامیہ ص ۲۳، خزائن ص ۵۵، ۵۶ ج ۱۶)

(۷) قول مرزا: ہاں بعض احادیث میں عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا لفظ

پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہو گا۔

(حاشیہ البشریٰ ترجمہ ص ۷۷، خزائن ص ۱۹۷ ج ۷)

تردید: فرمایا کہ دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے

پیشگوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب

اترے گا۔ تو دوزر و چادریں اس نے پھنی ہوئی ہوں گی اور اس طرح مجھ کو دوسریاں

ہیں ایک اوپر کے دھڑکی اور ایک نیچے کے دھڑکی یعنی مراق اور کثرت بول۔“ (انبارِ بدرد  
قادیان۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵، ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵) صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ مسیح جب  
آسمان سے اتریں گے۔ (ازالہ ص ۸۱، خزائن ص ۱۴۲ ج ۳)

(۸) قول مرزا: یہ ظاہر کہ حضرت مسیح لکن مریم اس امت کے شہد

میں ہی آگئے ہیں۔ (ازالہ لوہام حصہ دوم ص ۶۲۳، خزائن ص ۴۳۶ ج ۳)

تروید: اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ میدار ہمت سمجھ  
لے گا کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو  
بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین  
ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور  
کمال نصیب ہو۔ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۹۲، خزائن ص ۶۳۶ ج ۲۱)

(۹) قول مرزا: وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے

کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔ (ازالہ لوہام حصہ ۲ ص ۵۸۶، خزائن ص ۴۱۶ ج ۳)

تروید: سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ص ۲۳۱ ج ۱۸)

(۱۰) قول مرزا: مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض نے حال کے زمانہ

میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی ہے جو بطور خارق عادت ہے۔

(سرمد چشم آریہ ص ۳۸، خزائن ص ۹۸ ج ۲)

اور لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے نہ صرف آنحضرت

ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستون

(۱۵۷ھ) کی عمر پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ برائین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹، خزائن ص ۱۶۳ ج ۲)

تردید: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات سے ہو۔

وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے۔ لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ماعلی الارض میں ہیں داخل ہیں..... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔ (ازالہ اہم حصہ ۲ ص ۶۲۵ خزائن ص ۷۳۳ ج ۳)

(۱۱) قول مرزا: ماسوا اس کے وہ لوگ شہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان

کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا جگڑا ہوا ہے آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو۔ چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقہ یودیوں میں سے گم تھے کشمیر میں پہنچے تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔

(براہین حمیدہ حصہ ۵ ص ۲۲۸ خزائن ص ۲۰۳ ج ۲۱)

تردید: یہ لفظ یسوع آسف ہے یعنی یسوع غمگین آسف اندودہ اور غم کو کہتے

ہیں چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ (ست جن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۳ خزائن ص ۳۰۶ ج ۱۰)

نوٹ: لغت کی کتابوں مثلاً لسان العرب، قاموس، تاج العروس، منتہی

الارب مفردات امام راغب، مجمع البحار میں لفظ آسف کے معنی یہ نہیں لکھے ہیں کہ قوم کو تلاش کرنے والا بلکہ اس کے معنی افسوس اندودہ غم و غصہ کے لکھے ہیں۔

(۱۲) قول مرزا: یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے

بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئی ٹل جائے۔  
(کشی نوح ص ۵ خزائن ص ۱۹ ج ۵)

تردید: ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔  
(اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ص ۱۲۱ ج ۱۹)

(۱۳) قول مرزا: اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا شیل بھی نبی چاہئے کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔“  
(توضیح مرام ص ۹ خزائن ص ۳۵۹ ج ۳)

تردید: میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔  
(نزل المسیح ص ۴۸ خزائن ص ۴۷ ج ۱۸)

(۱۴) قول مرزا: پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔  
(ازالہ اوہام ص ۲۲۱/۲۲۰ خزائن ص ۲۰۹ ج ۳)

تردید: پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑو نکاحاتہ کر دے گا۔  
(ازالہ اوہام ص ۳۰ خزائن ص ۴۹۲ ج ۳)

(۱۵) قول مرزا: آخری زمانہ میں دجال معبود کا آنا سر غلط ہے۔

(۱) (۲) (۳)

تروید: دجال مغبوطی پادریوں اور عیسائی مفکرموں کا گردہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ وبالا کر دیا ہے۔

(ازالہ لوہام ص ۷۲۲ خزائن ص ۸۸ ج ۳)

(۱۶) قول مرزا: "لہ خسف القمر المنیر وان لی خسف

القمرن المشرقان انکھو“ اس کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

(اعجاز احمدی ص ۷۷، خزائن ص ۸۳ ج ۱۹)

نوٹ: قرآن مجید اور کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ حضور ﷺ

کے لئے چاند کے گرہن کا نشان ظاہر ہوا تھا۔ بحہ سورۃ القمر کی آیت: "اقتربت الساعة وانشق القمر" (کور) (مع حدیث ج دوم ص ۷۲۲، ۷۲۱، معجم مسلم، سنن ترمذی، مسند احمدی) صحیح روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

تردید: قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ

سے چاند دنگلز ہو گیا تھا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔

(چشمہ معرفت ص ۴۱، خزائن ص ۱۱ ج ۲۳)

(۱۷) قول مرزا: اور یہ کہنا کہ وہ کتبیں محرف مبطل ہیں۔ ان کا بیان

قابل اعتبار نہیں، ایسی بات وہی کہ گاجو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(پیشہ معرفت ص ۷۵ حاشیہ خزائن ص ۸۳ ج ۲۳)

تر وید: سچ تو یہ بات ہے کہ وہ کہیں آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک روی کی

طرح ہو چکی تھیں اور بہت جھوٹ ان میں ملائے گئے تھے۔ جیسا کہ کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے کہ وہ کتابیں محرف و مبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں رہیں۔ چنانچہ اس واقعہ پر اس زمانہ میں بڑے بڑے محقق انگریزوں نے بھی شہادت دی ہے پس جبکہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی تھی..... الخ

(پیشہ معرفت ص ۲۵۵، خزائن ص ۲۶۶ ج ۲۳)

(۱۸) قول مرزا: بڑے ہی تعجب اور افسوس کا مقام ہے کہ جب یہ

لوگ مانتے ہیں کہ یہ امت خیر الامم ہے تو کیا ایسی ہی امت خیر الامم ہوا کرتی ہے جس میں کسی کو مخاطبات اور مکالمات الہیہ کا شرف حاصل نہ ہو حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے لیکن اس امت میں ایک بھی ان کا شیل نہ ہوا تو پھر یہ امت کیونکر خیر الامم ہوئی۔

(الحکم مورخہ ۳ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

تروید: اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے۔ مگر ان کی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ (حقیقت الوحی ص ۷۹، حاشیہ خزائن ص ۲۲ ج ۲۲)

(۱۹) قول مرزا: پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا

تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر پائے گئے..... پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔

(الوحیت ص ۱۱، خزائن ص ۱۲ ج ۲۰)

تروید: پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور

دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقت الوحی ص ۹۱ غلام غزالی ص ۶۰ ج ۲)

## (۲۰) قول مرزا: اگر مہدی کا آنا مسیح لکن مریم کے زمانہ کے لئے ایک

لازم غیر منفک ہوتا۔ اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے رکھ دیا۔ اور حصر کے طور پر دعویٰ کر کے بتلادیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہو گا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی تو نہیں لیا۔ پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا۔ جو مسیح کے آنے کے ساتھ مہدی کا آنا لازم غیر منفک ٹھہرا رہی ہیں۔

(ازالہ لوہام حصہ دوم ص ۵۱۸ خزائن ص ۸۷ ج ۳)

تردید: اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجے بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ ہذا خلیفۃ اللہ المہدی۔ اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن ص ۳۰ خزائن ص ۷۷ ج ۳)

## (۲۱) قول مرزا: اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی

قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ (ضمیر انہام آختم ص ۷ حاشیہ خزائن ص ۲۹۳ ج ۱۱)

تردید: یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر اِجسان ہے کہ کروڑہا

انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کر دی اور ان کو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ بے باپ پیدا ہوا۔  
(ریویو ج ۱ نمبر ۴ ص ۱۵۹)

(۲۲) قول مرزا: عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں

مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یعنی یسوع) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔  
(ضمیمہ انجام آقتم ص ۶ حاشیہ، خزائن ص ۱۱ ج ۱۱)

تردید: اور سچ صرف اسی قدر ہے کہ یسوع نے بھی بعض معجزات دکھلائے

جیسا کہ نبی دکھلاتے تھے۔  
(ریویو ج ۱ نمبر ۶ ص ۳۴۲)

(۲۳) قول مرزا: انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں

کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلادیا اور کسی نے مردے کو زندہ کر کے دکھلادیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔

(براہین احمدیہ ص ۴۳۳، خزائن ص ۵۱۹، ۵۱۸ ج ۱)

تردید: یہ سچ ہے کہ قرآن کریم کی سولہ آیتوں سے کھلے کھلے طور پر یہی

ظاہر ہوتا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے پھر ہرگز دنیا میں نہیں آتا اور ایسا ہی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔  
(ازالہ اوہام ص ۹۴۲ حاشیہ، خزائن ص ۶۱۹، ۶۲۰ ج ۳)

(۲۴) قول مرزا: آنحضرت ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ جو مہدی

آنے والا ہے اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام اور اس کی ماں کا نام میری ماں کا نام ہو گا اور میرے خلق پر ہو گا۔ اس سے آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب تھا کہ وہ میرا مظہر ہو گا۔  
(الحکم ج ۵ نمبر ۷۱۲، ۱۹۰۱ء ص ۷، ملفوظات ص ۳۱۵ ج ۲)

تردید: پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں

اور نبی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۸ حاشیہ، خزائن ص ۲۱۷ ج ۲۲)

(۲۵) قول مرزا: اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع

کو پیشگوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام ص ۴۰۳، خزائن ص ۲۰۸ ج ۳)

تروید: ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی

عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸۵، خزائن ص ۱۸۹ ج ۳)

(۲۶) قول مرزا: اگر خدا تعالیٰ کو ابتلاء خلق اللہ کا منظور نہ ہوتا اور ہر

طرح سے کھلے کھلے طور پر پیشگوئی کا بیان کرنا، ارادہ الہی ہوتا، تو پھر اس طرح پر بیان کرنا چاہئے تھا کہ اے موسیٰ میں تیرے بعد بائیسویں صدی میں ملک عرب میں نبی

اسماعیل میں سے ایک نبی پیدا کروں گا۔ جس کا نام محمد ﷺ ہو گا۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۰۸، خزائن ص ۲۱۷ ج ۳)

”وہ نبی جو ہمارے نبی سے ﷺ چھ سو سال پہلے گزرا ہے وہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام ہیں اور کوئی نہیں۔“ (راز حقیقت ص ۱۵ حاشیہ، خزائن ص ۱۶ ج ۱۲)

نوٹ: بقول مرزا قادیانی کے آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے بعد بائیسویں صدی میں ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت ﷺ

سے چھ سو برس پہلے ہوئے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ

السلام کے بعد سو لہویں صدی میں ہوئے ہیں۔

تروید: مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ص ۱۹ ج ۱۹)

(۲۷) قول مرزا: یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا

محتاج نہ ہو۔ اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں۔

(ازالہ اوہام ص ۳۲۵ خزائن ص ۳۶۵ ج ۳)

تردید: یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔  
(نور الحق ص ۵۰ خزائن ص ۶۹ ج ۸)

(۲۸) قول مرزا: اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔  
(مسجد ہندوستان میں ص ۶۸ خزائن ص ۷۰ ج ۱۵)

تردید: اور ظاہر ہے کہ دنیاوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تزیین القلوب ص ۹۹ خزائن ۱۵ ج ۳۶۳) اور کوئی اس کی بیوی نہ تھی۔  
(ریپویج نمبر ۳ ص ۱۲۳)

”وہو دن عیسیٰ بے پدر بے فرزند آں دلیلے بریں واقعہ بود  
بدلالت قطعیه و اشارت بود سوئے قطع این سلسلہ“  
(مواہب الرحمن ص ۷۶ خزائن ص ۲۹۵ ج ۱۹)

(۲۹) قول مرزا: اور پھر قرآن کہتا ہے کہ مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تہمداری حضرت محمد ﷺ کی ملی کیونکہ مسیح علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر دی گئی اور مسیح آنجناب پر ایمان لایا۔ (الحکم مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۱ء ص ۳۲ کالم ۵ ج ۲ نمبر ۲۳)

تردید: حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت ﷺ کے ان کو حاصل ہے۔  
(اخبار قادیان مورخہ ۱۸ رمضان ۱۳۲۰ھ ص ۶۸)

### (۳۰) قول مرزا: خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہر گز بدل نہیں سکتا۔

(کرامات الصادقین ص ۸ خزائن ص ۵۰ ج ۷)

تروید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔ (چشمہ معرفت ص ۹۳ خزائن ص ۱۰۳ ج ۲۳)

### (۳۱) قول مرزا: حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر

تضرعات کئے۔ وہ انجیل سے ظاہر ہیں تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹی ہے غم و اندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رورو کے دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے باوجود یہ کہ اس قدر گریہ و زاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی۔ کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔ (تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۷۵ احاشیہ)

تروید: اور منجملہ ان شہادتوں کے جو حضرت مسیح کے صلیب سے محفوظ رہنے کے بارے میں ہمیں انجیل سے ملتی ہیں وہ شہادت ہے جو انجیل متی باب ۲۶ میں یعنی آیت ۳۶ تا ۴۶ تک مرقوم ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح گرفتار کئے جانے کا الہام پا کر تمام رات جناب الہی میں رورو کر اور سجدے کرتے ہوئے دعا کرتے رہے اور ضرور تھا کہ ایسی تضریع کی دعا جس کے لئے مسیح کو بہت لمبا وقت دیا گیا تھا قبول کی جاتی کیونکہ مقبول کا سوال جو بیقراری کے وقت کا سوال ہو ہر گز رد نہیں ہوتا..... لہذا خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی تھا کہ اس دعا کو قبول کرتا۔ یقیناً سمجھو کہ وہ دعا جو گتسمینی نام مقام میں کی گئی تھی۔ ضرور قبول ہو گئی تھی۔

(سجہ ہندوستان میں ص ۲۹، ۲۸ خزائن ص ۳۱ ج ۳۰ ص ۱۵)

### (۳۲) قول مرزا: چین کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی

کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں۔ اور اس بزرگ کا نام فضل الہی تھا۔  
(کتاب البریہ ص ۱۴۹، خزائن ص ۸۰ ج ۱۳)

تردید: سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔  
(ایام الصلح ص ۱۴، خزائن ص ۹۴ ج ۱۳)

(۳۳) قول مرزا: کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کیلئے میان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ راہ نبوت کے دروازہ کا افتتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

(حاشیہ البشری ترجمہ ص ۶۶، ۶۷، خزائن ص ۲۰۰ ج ۷)

تردید: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ (تجلیات الہیہ ص ۲۵، خزائن ص ۱۲ ج ۲۰)

(۳۴) قول مرزا: مسیح ایک شخص کی طرح دنیا میں چند روزہ زندگی بسر کر کے چلا گیا اور یہودیوں نے اس کی ذلت کیلئے بہت سا غلو کیا۔

(ازالہ کوہام ص ۳۸، خزائن ص ۳۰۰ ج ۳)

تردید: اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ

نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔

(سج ہمدستان میں ص ۵۳ خزائن ص ۱۵ ج ۵۵)

”مسیح کو خدا نے ایسی برکت دی ہے کہ جہاں جائے وہ مبارک ہو گا سوالن سکوں سے نجات ہوتا ہے کہ اس نے خدا سے بڑی برکت پائی اور وہ فوت نہ ہوا جب تک اس کو ایک شاہانہ عزت نہ دی گئی۔“  
(سج ہمدستان میں ص ۵۳ خزائن ص ۱۵ ج ۵۵)

(۳۵) قول مرزا: مرزا قادیانی کے مرید سید مولوی محمد سعید

صاحب طرابلسی کے الفاظ مرزا قادیانی کی کتاب (اتمام الحجہ ص ۲۱۲۰ خزائن ص ۸ ج ۲۹۹) کے حاشیہ پر یوں ہیں: ”اور حضرت عیسیٰ کی قبر بلکہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گر جلدنا ہوا ہے اور وہ گر جاتمام گرجوں سے بڑا ہے اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے۔“

تردید: خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَوْيَيْنَهُمَا إِلَىٰ رُبُوعَ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ“ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے چا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصلیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔  
(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ خزائن ص ۲۲ ج ۱۰۳)

(۳۶) قول مرزا: یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر باعث ان

کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آگئے۔

(نزل المسح ص ۳۵ حاشیہ خزائن ص ۱۸ ج ۴۱۳)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے  
 جس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے  
 ہیں میرا حال یا اللہ کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی  
 تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الہی۔

(چشمہ معرفت حصہ دوم ص ۱۸۱ خزائن ص ۳۹۰ ج ۲۳)